Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز اتوار

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۰/صفر ۱۳۹۱ھ ۲۶/امان ۱۳۵۱ہش ۲۶/مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۶۹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے عالمگیر غلبۂ اسلام کی مہم کا آغاز ہوا ہے

یہ عجیب حکمت خداوندی ہے کہ جس تاریخ کو اس عظیم مہم کی بنیاد رکھی گئی اُسی تاریخ کو پاکستان اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا

یوم مسیح موعودؑ کی تقریب پر ربوہ کے جلسہ عام میں علماءِ سلسلہ احمدیہ کی اہم تقاریر

ربوہ ۔ ۲۳ مارچ۔ آج صبح ۹ بجے مسجد مبارک ربوہ میں "یوم مسیح موعود" کے سلسلہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض، آپ کے دعاوی اور ان کے دلائل، آپؑ کا عشقِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے کارناموں پر نہایت مؤثر انداز میں روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ ۲۳ مارچ کو تاریخ احمدیت میں کیا اہمیت حاصل ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے قیام کے ساتھ دُنیا میں غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کا آغاز فرمایا اور پھر بعد میں اسی تاریخ کو اس نے اپنی حکمت کاملہ سے برعظیم کے مسلمانوں کو یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان جیسی عظیم مملکت قائم کی جو آج دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کا مرکز ہے۔

جلسہ کی کارروائی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم قاری حافظ محمد صدیق صاحب نے کی جس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب حیدرآبادی ایم اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے مختصر طور پر جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ نے بتایا کہ ۲۳ مارچ کی تاریخ کو تاریخِ احمدیت میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ ۱۸۸۹ء میں اسی تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا اور اُس جماعت (یعنی جماعتِ احمدیہ) کی بنیاد رکھی۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کا عظیم کام پایہ تکمیل تک پہنچانا مقدر کر رکھا تھا۔

آپ نے فرمایا یہ زمانہ مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروزی رنگ میں اپنی بعثتِ ثانیہ قرار دیا ہے اور یہ دَور قیامت تک رہے گا اس لئے۔ آج کا دن "یوم مسیح موعود" صرف ان معنوں میں منایا جاتا ہے کہ اس دن اس عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھی گئی جس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا عظیم کام انجام پانا تھا۔ آج کے دن اس قصرِ رُوحانیت کی نیو رکھی گئی تھی جس سے تاقیامت لوگوں نے نُور اور روشنی حاصل کرنا تھی۔

آپ نے مزید فرمایا۔ یہ عجیب اتفاق ہے بلکہ اتفاق کیا یہ تقدیر الٰہی ہے کہ اسی دن قراردادِ پاکستان پاس کی گئی۔ اور اسی دن پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ یہ گویا اس تقدیر الٰہی کا اظہار ہے کہ خدا جانتا تھا کہ وہ تحریک جس کا آغاز ۱۸۸۹ء میں ہوا۔ دُنیا میں نیکی، تقویٰ اور طہارت و پاکیزگی کا نمونہ قائم کرنے اور اسلام کو دوسرے سب ادیان پر غالب کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے اور پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اشاعتِ اسلام کا مرکز بنانا چاہا ہے۔ پس ہم دونوں لحاظ سے خوش ہیں، اس لحاظ سے بھی کہ اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے ایک عظیم تحریک کا آغاز فرمایا۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد" کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس خطۂ زمین کو اشاعت اسلام کے لئے مخصوص کر دیا اور مسلمانوں کی ایک عظیم مملکت قائم کی جسے انہوں نے اسلامی جمہوریہ قرار دیا۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ مغربی افریقہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ آپ کی بعثت کی غرض بھی تھی کہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۵ امان۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۴ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۵ امان۔ کل مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ احزاب اور سورۃ محمدؐ کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے تاقیامت یہ پختہ عہد لیا ہوا ہے (جس کی خلاف ورزی کی صورت میں ان سے جواب طلبی ہوگی) کہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کے لئے اپنے عزم اور اپنی جد وجہد میں ثبات قدم اختیار کریں گے اور کبھی پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔ حضور نے فرمایا یہ عہد ہر وقت ہمارے پیش نظر رہنا چاہیئے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارے اعمال کبھی باطل نہ ہوں بلکہ ہر حالت میں خواہ عُسر یا یُسر دین کی مدد کرنے کے لئے ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور ہم زندگی کے آخری سانس تک اطاعت اور فرمانبرداری کا کامل نمونہ پیش کریں تاکہ ہمارا انجام بخیر ہو۔

ربوہ ۔ ۲۵ امان۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۵ امان۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۲۰ امان کو لاہور سے واپس تشریف لے آئیں۔ آپکی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب

اہتمام کے ساتھ منائی گئی

ربوہ ۔ ۲۵ مارچ۔ یہاں پر مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کی تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ اس روز تمام مقامی تعلیمی اداروں اور دفاتر میں عام تعطیل رہی۔ عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا اور مساجد میں خصوصی دُعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ اور مملکتِ خداداد پاکستان کو موجودہ نازک حالات میں سے عزت اور سلامتی کے ساتھ نکال کر ترقی اور عروج عطا فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ر امان ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ قدم اور زیادہ تیز کرنے کا وقت ہے

گزشتہ شماروں میں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ الٰہی جماعتوں میں منافقوں کا وجود ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے الٰہی جماعتوں کے افراد کو بیرونی ہی نہیں بلکہ اندرونی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ ہر دو قسم کی مخالفتوں کا کامیابی سے مقابلہ کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اس وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھتے ہیں جب تک کہ حق پورے طور پر غالب آجائے۔

حق کے غالب آنے کے بعد ان کی جدوجہد ختم نہیں ہو جاتی۔ پہلے وہ غلبۂ حق کے لئے جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں اور جب خدائی وعدوں کے بموجب حق غالب آجائے تو پھر وہ غلبۂ حق کو برقرار رکھنے اور اسے دوام بخشنے کے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے لئے جدوجہد میں ٹکاؤ اور ٹھہراؤ کی کیفیت کا پیدا ہونا موت کے مترادف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جہاں ٹکاؤ اور ٹھہراؤ کی کیفیت رونما ہوئی وہیں تنزّل کی بنیاد پڑی۔ اس لئے الٰہی جماعت کے افراد نہ صرف یہ کہ ہر وقت مصروفِ عمل رہتے ہیں بلکہ اپنی جدوجہد اور سعی و عمل کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ موت کی پروا نہیں کرتے بشرطیکہ وہ اس حال میں آئے کہ انسان ادائے فرض کے دوران مصروفِ عمل ہی نہیں بلکہ ایک رنگ میں مصروفِ جہاد ہو۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایسی موت میں ہی اصل اور حقیقی زندگی کا راز پنہاں ہے۔ ان کا ماٹو یہ شعر ہوتا ہے ؎

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

وہ بیرونی اور اندرونی مخالفتوں کی کچھ پروا نہ کرتے ہوئے دریا کی لہروں سے لپٹ لپٹ کر غلبۂ حق کی جدوجہد کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ ان مخالفتوں کا مقابلہ تو کرتے ہیں اور مقابلہ کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے لیکن اس مقابلہ کی وجہ سے وہ غلبۂ حق کی جدوجہد میں نہ صرف یہ کہ کمی نہیں آنے دیتے بلکہ اسے پہلے سے بھی زیادہ تیز کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان مخالفتوں کا ایک لازمی نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی غلبۂ حق کی جدوجہد از خود اور زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ اگر وہ صرف اور صرف ان مخالفتوں کے مقابلہ میں ہی الجھ کر رہ جائیں تو پھر اس کا تو مطلب یہ ہوگا کہ نعوذ باللہ اندرونی اور بیرونی مخالف اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ خدائی جماعت کے افراد ایسا کبھی نہیں کرتے اور نہ کر سکتے ہیں۔ خدائی تصرف کے ماتحت ان کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (القلم آیت ۱۱)، وَدَعْ اَذٰىهُمْ (الاحزاب آیت ۴۹) اور فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (النساء آیت ۸۲) کے قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وہ ان مخالفین کی باتوں پر سرے سے کان ہی نہیں دھرتے۔ ان کی کوئی بات ماننے کا خیال بھی ان کے دل کے کسی گوشہ میں نہیں آتا، وہ انہیں اور ان کی ایذا رسانیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور ان سے پیٹھ پھیر کر ان سے یکسر بے تعلق ہو جاتے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے اس بات پر پورا یقین رکھتے ہیں کہ یہ اندرونی مخالفین بھی مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ (آل عمران آیت ۱۲۰) کے قرآنی فیصلہ کے بموجب اندر ہی اندر بس گھولتے اور بل بھرتے رہیں گے اور اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ (السجدہ آیت ۲۳) کے تحت خدا خود ان سے انتقام لے گا، وہ انہیں نہیں چھوڑے گا جب تک ان سے انتقام نہ لے لے۔ بناء بریں وہ اندرونی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کو خاطر میں نہیں لاتے سوائے اس کے کہ وہ اعراض کرتے ہوئے ان سے پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔

البتہ جب گنتی کے اور معدودے چند منافقین سراسر کذب بیانیوں سے کام لیتے ہوئے شرارتوں پر اتر آتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی جماعت کے افراد غلبۂ حق کی جدوجہد میں پہلے سے بھی زیادہ مستعد اور تیز ہو جاتے ہیں۔ وہ کمال درجہ محبت و عقیدت کے رنگ میں اطاعتِ امام کا پہلے سے بھی بڑھ کر نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے قربانیوں کے معیار کو اور زیادہ بلند کر دکھاتے ہیں اور اس طرح غلبۂ حق کی شاہراہ پر اور زیادہ برق رفتاری کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ مخالفت بیرونی ہو یا اندرونی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہی ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر دلی بصیرت کے ساتھ یقین رکھتے ہوئے اپنی جدوجہد میں اور زیادہ تیز ہو جائیں اور اس طرح دنیا پر آشکار کر دکھائیں کہ مخالفین اس آسمانی چراغ کو منہ کی پھونکوں سے بجھانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے، وہ کامیاب ہو کیسے سکتے ہیں جبکہ خدا نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنے اس نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ یہ مخالفین اس کو کتنا ہی ناپسند کریں۔

اسی لئے الٰہی جماعتوں کے لئے مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔ جس طرح کھاد کے نتیجہ میں کھیتی اور زیادہ ہری بھری ہوتی اور پیداوار کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے۔ اسی طرح الٰہی جماعت بھی کھیتی کی مانند ہوتی ہے جو ابتداء میں زمین سے پھوٹنے والی کونپلوں اور روئیدگی کی طرح ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے اس کو مضبوط کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی جڑ مضبوطی سے قائم ہو جاتی ہے۔ جس طرح زمیندار اپنی سرسبز و شاداب اور ہری بھری کھیتی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنی الٰہی جماعت کو پھلتا پھولتا اور ترقی کی راہ پر گامزن دیکھ کر خوش ہوتا ہے البتہ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (الفتح آیت ۳۰) کے تحت مخالفین خواہ وہ اندرونی ہی کیوں نہ ہوں اسے دیکھ دیکھ کر جلتے ہیں، اور جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے رہتے ہیں۔ جتنے زیادہ وہ جلتے اور جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں خدا تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب الٰہی جماعت اتنی ہی زیادہ پھلتی پھولتی اور ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن اسکے اور زیادہ پھلنے پھولنے اور ترقی کرنے کی صورت یہی ہوتی ہے کہ اس کے ایثار پیشہ اور جاں نثار و فداکار افراد مخالفوں کی ایذاء دہی سے متأثر ہو کر اور زیادہ ایثار اور جاں نثاری و فداکاری کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور غلبۂ حق کی شاہراہ پر نئی منزلیں سر کرتے ہوئے کہیں سے کہیں جا پہنچتے ہیں۔

پس ابھی حال ہی میں جبکہ گنتی کے چند منافقوں نے حسب عادت کذب بیانیوں سے کام لیتے ہوئے پھر ایذاء دہی کا طریق اختیار کیا ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان سے اعراض کرتے ہوئے ایثار و قربانی اور جاں نثاری و فداکاری میں بڑھتے چلے جائیں اور خدمت و فدائیت کے معیار کو بلند سے بلند تر کر کے ان نئی ترقیوں اور کامیابیوں کی طرف قدم بڑھاتے چلے جائیں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ اپنے قدموں کو اور زیادہ تیز کرنے کا وقت ہے۔ یہی وقت کا ایک اہم تقاضا ہے اور اسے پورا کرنا ہم سب کا اوّلین فرض ہے۔ خدا ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

انسان کے جھوٹا ہونے کی ایک واضح علامت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں منافق کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ کذب بیانی سے کام لیتا ہے وہاں ایک اور حدیث میں انسان کے جھوٹا ہونے کی ایک واضح علامت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم)

یعنی انسان کے جھوٹا ہونے کی یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

منافق چونکہ جھوٹا ہوتا ہے اس لئے جھوٹوں کی یہ واضح علامت بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ وہ نہ صرف خود اپنے پاس سے گھڑ گھڑ کر جھوٹ بولتا ہے بلکہ ہر سنی سنائی بات کو لوگوں میں بیان کرتا پھرتا ہے اور اس طرح فتنہ پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اسی لئے مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اس کی ایسی کسی بات پر بھی کان نہ دھریں اور اس سے یکسر اعراض کرتے ہوئے اس سے پیٹھ پھیر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی تیئیسویں ۲۳ سالانہ کانفرنس

رکوع و سجود، ذکر و فکر اور درود و سلام سے معمور شب و روز۔ دینی موضوعات پر ایمان افروز فاضلانہ تقاریر

جماعتی تحریکات میں مالی قربانیوں کا ایمان افروز نظارہ۔ اہم شخصیات کی طرف سے جماعت کی مذہبی

——— تعلیمی اور طبی خدمات پر خراج تحسین ———

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات۔ سیاسی رہنماؤں کی طرف سے پاکستان کی مشکلات پر ہمدردی کا اظہار

(مکرم لطف الرحمان محمود صاحب "بو" سیرالیون)

——— (۲) ———

سالانہ روئیداد

پیغامات کے بعد الحاج ایم۔ کے بونگے جنرل سیکرٹری نے احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کی سال گذشتہ کی رپورٹ پیش کی جس میں موصوف نے سال بھر کی کارگزاری کا خاکہ اعداد و شمار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے تبلیغی جدوجہد، وقف عارضی، مذہبی اور جماعتی تقاریب، مجلس شوریٰ، لٹریچر، کورسز، طبی مراکز، تعلیمی اداروں اور ان کے نتائج اور زیر تعمیر مرکزی مسجد اور بعض دیگر سرگرمیوں کا خاص طور پر ذکر کیا۔

جناب گوبیولا مین ریذیڈنٹ منسٹر کا خطاب

پارلیمنٹ اور مرکزی کابینہ کے اجلاس اور دیگر سرگرمیوں میں استغراق کی وجہ سے وزیر موصوف بہت مصروف تھے۔ لیکن آپ نے اس اہم اجلاس سے خطاب کرنے کے لئے وقت نکالا۔ جناب گوبیولا مین نے اپنی ان مصروفیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا ان کے باوجود انہوں نے اس اہم روحانی اجلاس میں شمولیت ضروری سمجھی۔ گوبیولا مین صاحب نے کہا کہ احمدیہ مشن تعلیم اور صحت کے میدان میں جو گرانقدر خدمات اس ملک کے عوام کے لئے سرانجام دے رہا ہے حکومت سیرالیون اس سے بخوبی آگاہ ہے اور یہ امر قابل اطمینان ہے کہ عوام کی اکثریت جماعت کی ان بے لوث خدمات کی مداح و معترف ہے آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اہل ملک کی روحانی، ذہنی اور جسمانی فلاح کے لئے جو گرانقدر کام سرانجام دے رہی ہے اس میں ان کا تعاون بھی ایک اہم عنصر ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ افراد جماعت متحد ہو کر اس کار خیر کو جوش و خروش سے جاری رکھیں گے۔ وزیر موصوف کی تقریر کے بعد جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے صدر ——— پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین گمانگا (ممبر پارلیمنٹ) نے وزیر صاحب کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ ہم ملک کی سالمیت، استحکام اور خوشحالی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں اور جماعت اور مشن کی فلاحی منصوبوں میں حوصلہ افزائی پر حکومت کے شکر گزار ہیں اور اس فراخدلانہ تعاون کو استحسان کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ امیر محترم نے مسٹر گوبیولا مین کی خدمت میں دینی کتب کا تحفہ پیش کیا جسے وزیر صاحب نے عزت و احترام سے قبول کیا۔ اس کے ساتھ پہلی نشست اختتام کو پہنچی۔

نماز جمعہ

۳ بجے احباب نماز جمعہ کے لئے آڈیٹوریم میں جوق در جوق جمع ہونے شروع ہوئے۔ لاؤڈ سپیکر پر اذان گونجی اور فضا کی وسعتوں میں خدائے واحد اور رسول عربیؐ کا نام بلند ہوا۔ ایک لمحے کے لئے یاد ماضی کے دریچے وا ہوئے ——— آج سے تیس سال قبل اس جگہ جہاں مومنین سربسجود ہونے والے تھے ایک جنگل تھا۔ پھر اس جنگل میں ایک درویش خدامست نے ناموافق حالات میں احمدیت کی شمع روشن کی ——— پھر ہر دن نئی برکت کے ساتھ طلوع ہوا اور ہر شام نئی رحمتوں کی نوید دے کر رخصت ہوئی آج یہاں سکول، ہال، مکانات، میدان، پودے، پھول اور برقی قمقموں کی روشنی اور نہ جانے کیا کیا ہے۔ اس مقام پر صدر مملکت، وزیر اعظم، گورنر جنرل، وزراء، ہائی کمشنرز اور بڑی بڑی ہستیاں آچکی ہیں۔ یہی جنگل آج مہبط انوار اور مرجع شہاں ہے اور ابھی تو آغاز ہے

؎ کریں گے اہل نظر تازہ بستیاں آباد

احباب جماعت ایک ایسی ہی "بستی" میں نماز جمعہ ادا کرنے آئے تھے۔ امیر محترم نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے مرکزی "سالانہ جلسہ" کا پس منظر بیان کرتے ہوئے سامعین کو یاد دلایا کہ ۱۸۹۱ء میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے اذن سے رکھی اور اس پہلے تاریخی جلسے میں ۷۵ افراد شریک ہوئے حضورؑ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قومیں تیار فرمائی ہیں جو اس میں آملیں گے۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ دیار غیر میں جگہ جگہ اس جلسے کے اظلال پائے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی تیار کردہ قومیں ان برکتوں سے استفادہ کر رہی ہیں جو ان اجتماعات سے وابستہ ہیں۔

امیر محترم نے حضرت مسیح پاکؑ کی تحریرات کی روشنی میں کانفرنس کے مقاصد واضح فرمائے اور وہ خاص دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں جو حضورؑ نے جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کے حق میں کی ہیں امیر محترم نے آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو سیرالیون کی اس کانفرنس میں شامل ہونے والوں کے حق میں بھی قبول فرمائے۔ آمین۔

پہلا روز۔ دوسری نشست

پہلے دن کی دوسری نشست کی صدارت کے فرائض جماعت سیرالیون کے نائب پیراماؤنٹ چیف ڈی۔ ڈی کالون نے ادا کئے۔ مکرم عبدالسلام صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی ان کے بعد عزیزان حامد و خالد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ کبالہ کے مقام پر احمدیہ مشن کے انچارج محترم مولوی نظام الدین صاحب مہمان نے "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی جناب مہمان صاحب نے سورۃ نور کی آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت کی نعمت کی اہمیت اور افادیت واضح فرمائی۔ برکاتِ خلافت واضح کرنے کے بعد آپ نے آیت محولہ بالا کی روشنی میں خلفاء کی تین اقسام مثالیں دے کر بیان فرمائیں (۱) شارع انبیاء (۲) تابع انبیاء (۳) انبیاء کے خلفاء۔ آیت استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے وعدۂ خلافت تمکین دین، خوف کے بعد بحالی امن اور قیام توحید وغیرہ تمام پہلوؤں کو واضح فرمایا۔ آخر میں آپ نے حاضرین کو تلقین کی کہ وہ اس عظیم نعمت سے استفادہ کرتے رہیں اور خلیفہ وقت سے مضبوط ذاتی رابطہ و تعلق رکھیں اور آئندہ نسلوں کو بھی اس نعمت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔

دستاویزی فلموں کی نمائش

نماز مغرب و عشاء کے بعد شعبہ اطلاعات حکومت سیرالیون کے تعاون سے حاضرین کو دو دستاویزی فلمیں دکھائی گئیں۔ پہلی فلم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے سفر سیرالیون (۱۹۶۵ء) سے متعلق تھی۔ دوسری فلم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سیرالیون (۱۹۷۰ء) پر مشتمل تھی۔ ان فلموں کو دیکھنے کے لئے احمدی مرد و زن اور بچوں کے علاوہ ہزارہا غیر از جماعت اصحاب، خواتین اور بچے بھی موجود تھے اور سارا وسیع میدان شائقین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ان فلموں کے ساتھ ساتھ الحاج بونگے صاحب کا دلچسپ تبصرہ (کامنٹری) ساتھ ساتھ جاری رہا۔ اس طرح اس پروگرام کی تبلیغی لحاظ سے افادیت اور بھی بڑھ گئی۔ یہ دلچسپ پروگرام دو گھنٹے تک جاری رہا۔

دوسرا روز۔ پہلی نشست

۱۲ فروری ۱۹۷۲ء کو پہلی نشست کی صدارت کے فرائض جناب شیخ امام سیسے پرنسپل گورنمنٹ سیکنڈری سکول بو نے سرانجام دیئے۔ جناب سیسے ایک مخلص احمدی اور سیرالیون کے ماہرین تعلیم میں سے ایک ہیں۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم مہمان صاحب نے فرمائی۔ بعد ازاں محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

"بُشْرٰی لَکُمْ یَا مَعْشَرَ الْاِخْوَانِ"

خوش الحانی سے پرسوز انداز سے پڑھا۔ نظم کے بعد مکرم محمد ہادی صاحب مونس نے "اخلاق انسانی" کے موضوع پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی۔ شر سے بچنے سے تعلق رکھنے والے اخلاق کے ضمن میں آپ نے احسان، غض بصر، دیانت و امانت وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ایصال خیر کے تحت آنے والے اخلاق میں آپ نے عفو و درگزر، صدق مقال، اور صبر و استقلال پر قرآن مجید اور حدیث شریف کی روشنی میں تبصرہ کیا۔ آپ نے ان اخلاق کے انسانی فطرت سے قدرتی ربط پر روشنی ڈالی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام دین فطرت ہے۔

مکرم ہادی صاحب کے بعد محترم سید منصور احمد صاحب بشیر، پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر نے "فیضانِ ختم نبوت" کے عنوان پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے عام پائی جانے والی اس غلط فہمی کا ازالہ کیا کہ ہر نبی نئی کتاب لایا، نئی شریعت نافذ کی، نئی امت کی بنا ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات کریمہ کی روشنی میں ان انبیاء کی مثالیں دیں جو محض تجدید و احیاء کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے بتایا کہ اب تا قیامت نئی شریعت کی ضرورت نہیں، کیونکہ قرآن مجید خاتم الکتب اور آخری شریعت ہے۔ آخری مذہب اسلام ہے۔ لیکن فیضانِ نبوت محمدیہ کے طفیل تجدید و احیاء کے لئے تابعین انبیاء کا سلسلہ جاری رہے گا۔

یوم مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

تاریخ احمدیت میں ۲۳ مارچ کا دن نمایاں اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں میں مخلصین نے اپنے ہاتھ دے کر ایک عہد کیا اور اس شخصیت کی بیعت کی جس کی انتظار کی جا رہی تھی اور جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"فَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَبَایِعُوْہُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ فَاِنَّہٗ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیْ"

(مسند احمد)

اے مسلمانو! جب تم میں مسیح موعود ظاہر ہو اور تم اس کو دیکھ لو تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں اس تک پہنچنے کے لئے برف کے تودوں پر سے گزر کر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ اور مہدی ہوگا۔ سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر یہ صرف خبر دی بلکہ حکم دیا کہ جب مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو تو اے فرزندان اسلام ہرگز سستی نہ کرنا اس کی بیعت کرنا چاہے تم کو سفر کی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑے۔ کیونکہ سعادتمندی اسی میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے:۔

کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا
فِیْ اَوَّلِھَا وَالْمَسِیْحُ
ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ اٰخِرِھَا

وہ امت کبھی تباہ و برباد نہیں ہو سکتی جس کے اول میں خدا نے مجھے بھیجا اور جس کے آخر میں اس کی حفاظت و حمایت کے لئے مسیح موعود آئے گا۔

(۲)

مارچ ۱۸۸۵ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن سے اپنے مامور اور مجدد وقت ہونے کا اعلان فرمایا اس عظیم دعویٰ کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے مذہب اسلام کی تائید اور اس کے فضائل و کمالات کے اظہار کے لئے ایک زبردست علمی مہم چلائی اور دنیا بھر کے سربرآوردہ زعماء و مشاہیر اور مقتدر رہنماؤں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس غرض کیلئے آپ نے بیس ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی اشتہارات شائع کئے۔ آپکی اس دعوت اور تبلیغ اسلام سے ہندوستان کے مذہبی حلقوں میں ایک زبردست لہر پیدا ہوئی عیسائی پادریوں اور آریہ سماج کے مذہبی لیڈروں میں بغض و عناد نے انتہائی مخالفانہ روش پیدا کر دی۔ دوسری طرف ہندوستان کے زعماءِ اسلام اور مشاہیر میں شعاع امید پیدا ہو گئی۔ اس سے پہلے حضرت مسیح موعود کی شہرۂ آفاق تصنیف "براہین احمدیہ" کو اس وقت کے اکابرین اسلام نے زبردست خراج تحسین پیش کیا تھا۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس عظیم کتاب پر ریویو کرتے ہوئے تحریر کیا

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔"

(رسالہ اشاعۃ السنہ)

(۳)

براہین احمدیہ کے مطالعہ اور آپ کے علمی مضامین کی اشاعت۔ عیسائی پادریوں اور آریہ سماج کے لیڈروں کی مخالفت کو دیکھ کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اسلام کی تائید میں کامیاب کاوشات کو محسوس کر کے بعض سعید اور فہمیدہ مسلمانوں کی طرف سے یہ اصرار تھا کہ خدا کے واسطے آپ ہماری بیعت لیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہمیشہ یہی جواب ہوا کرتا تھا کہ "لست بمامور" یعنی مجھے ابھی حکم نہیں دیا گیا۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور نے میر عباس علی صاحب کی معرفت حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی کو تحریر کیا۔

"بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اسلئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔
لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا" (حیات احمد)

چنانچہ ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں آپ کو ان الفاظ میں بیعت لینے کا ارشاد ربانی ہوا

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔"

یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے ماتحت نظام جماعت کی کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو آپ نے ایک اشتہار میں بیعت کا اعلان عام فرمایا اور دوسرے .... مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اشتہار "تکمیل تبلیغ" شائع کرتے ہوئے اس میں دس شرائط بیعت تحریر کر دیں۔

اس اشتہار کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔

اس اشتہار کی اشاعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں قیام فرمایا اور ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار بیعت کے اغراض پر شائع فرمایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو...... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول)

(۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار "تکمیل تبلیغ" اور بیعت پر عشاقِ احمد جموں، بھیرہ، سیالکوٹ، خوست، گورداسپور، گوجرانوالہ، پٹیالہ، جالندھر، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ، میرٹھ وغیرہ مقامات سے لدھیانہ پہنچ گئے۔ چنانچہ بیعت اولیٰ کا آغاز مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان میں ہوا۔ خدا کا مسیح بیعت لینے کے لئے مکان مذکورہ کی ایک کچی کوٹھڑی میں بیٹھ گیا۔ اور سب سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو یاد فرمایا اور ان کی بیعت لی۔ آپ کے بعد اور مخلصین کی بیعت لی۔ پہلے دن چالیس افراد نے بیعت کی۔ اس بیعت کے متعلق حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں:۔

"مجھے حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے فوائد تو بہت حاصل ہوئے ہیں لیکن ایک فائدہ ان سے یہ ہوا ہے کہ پہلے مجھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بذریعہ خواب ہوا کرتی تھی اب بیداری میں بھی ہوتی ہے۔"

(حیات نور صفحہ ۹۵)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اس وقت کی بیعت کے متعلق اپنے جذبات اور کیفیت کا اظہار یوں کرتے ہیں:۔

"بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی"

مبائعین کا ریکارڈ رکھنے کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا۔ جس پر یہ الفاظ مرقوم تھے "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت"

اس بیعت کے بعد دنیا میں ایک فعال جماعت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جن کا بنیادی مقصد احیاء اسلام اور مشرق و مغرب میں تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے۔

"یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا"

تاریخی شواہد اور واقعات کی قلم ناطق ہمارے سامنے ہے کہ وہ سلسلہ جس کی بیعت کا آغاز ایک کچی کوٹھڑی سے ہوا وہ بڑھا، پھلا اور پھولا اور ساری دنیا میں پھیل گیا اور آج اس پر سورج غروب نہیں ہوتا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی
۲۳ ویں سالانہ کانفرنس (بقیہ ص۲)

فاضل مقرر نے واضح کیا کہ یہ صرف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعزاز ہے اور اس عزت میں کوئی اور نبی شریک نہیں۔ آپ نے بزرگانِ امت اور علمائے اسلام میں سے حضرت امام علی قاری الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی، سید عبدالکریم جیلانی۔ امام طاہر۔ ولی اللہ شاہ محدث دہلوی احمد سرہندی۔ امام شعرانی۔ جلال الدین رومی، کے اقوال کی مثالیں دیں کہ سب بزرگان جماعت احمدیہ کے مسلک سے اتفاق رکھتے تھے۔

محترم مولوی صاحب کے بعد مکرم ڈاکٹر چوہدری امتیاز احمد صاحب ایم بی بی ایس۔ ایف آر سی ایس انچارج نصرت جہاں کلینک لواجے بر نے عمدہ صحت کے اصول کے عنوان پر تقریر کی۔ اس مفید تقریر میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے حفظان صحت اور بلوغت کے صحت کے اہم اصول عام فہم انداز میں بیان کئے۔ بچوں کی نشوونما سے تعلق رکھنے والے امور پر بھی روشنی ڈالی۔ تمباکو نوشی اور مے نوشی وغیرہ بد عادات کے مضر صحت اثرات کا طبی لحاظ سے تجزیہ کیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی مفید تقریر سامعین نے گہری دلچسپی سے سنی مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے ساتھ پہلی نشست اختتام کو پہنچی۔ (باقی)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ فتح بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں خدا بخش صاحب قریباً اسی سال کی عمر میں ۲ جنوری ۱۹۷۲ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت تقویٰ شعار اور دعا گو خاتون تھیں غرباء کی امداد حسب توفیق کرتی رہتی تھیں مہمانوں کا خاص خیال رکھتیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت محبت تھی خصوصاً حضرت ام طاہر صاحبہؓ کا آپ سے دلی لگاؤ تھا کئی بار گھر تشریف لا کر آپ نے والدہ مرحومہ سے اپنی محبت کا اظہار فرمایا ۸ سال بیوگی میں نہایت صبر و استقلال سے گزارے اور کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ وصیت بھی کی ہوئی تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ ربوہ کے احباب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شریک ہوئے جس کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا ایک لڑکی اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آپ کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(خواجہ محمد امین امیر جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ)

معلمین وقف جدید کو اطلاع

جو

امام المتقین و نجات المسلمین

کسے بے قرار تھے شائع ہو گئی ہے،
غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ حق کے لئے خریدیں مجلدہ ۲ روپے
قصیدہ عربیہ کا منظوم ترجمہ قیمت چار آنہ۔
حکیم عبداللطیف شاہد۔ گول بازار ربوہ

تاریخ احمدیت کی بارہویں جلد ۱۲

جس کا جماعتی حلقوں میں شدید انتظار ہو رہا تھا۔ خدا کے فضل و کرم سے اپنی گزشتہ روایات کے مطابق چھپ گئی ہے۔ سلسلہ احمدیہ کی کوئی لائبریری اس کے بغیر مکمل نہیں قرار دی جا سکتی۔ خود پڑھئے اور دوسروں کو بطور تحفہ دیجئے۔ صفحات ۵۵۰ ہدیہ مجلد دس روپے

ادارۃ المصنفین ربوہ

۱۰ روپے والے انعامی بانڈ کی

ایس اے اور ایس بی سیریز کی قرعہ اندازی کے نتائج

۲۰ مارچ ۱۹۷۲ء کو کراچی میں منعقد شدہ

پہلا انعام ایک لاکھ روپے 316970

۲۵ انعامات — ایک ہزار روپے فی انعام

008889	043294	064131	092636	103162	131189	182558	232661	258725
042086	060620	085186	098828	117023	170645	227996	236385	288649

322544	419879	454489	495807
389393	428138	482504	

۵۰ انعامات — پانچ سو روپے فی انعام

001611	040842	061673	084692	146467	177359	224146	280642	306128
019995	044587	067412	100760	148501	183484	234321	282855	311660
023519	050008	074450	101751	152327	204915	252931	294832	312952
029475	057041	077939	135119	160863	217422	265037	296160	322131

333345	381605	439169	475657
366194	390928	448515	494419
376174	420851	457367	
379435	431786	464414	

۵۰۰ انعامات — ایک سو روپے فی انعام

000499	036181	067363	104133	151753	193886	236560	286493	330987	365413	389975	441823	468267
001327	037311	068041	105343	154177	195487	236908	286741	331969	365505	391566	442338	471151
005641	037582	068409	107452	155747	196341	238017	287231	332729	366084	391806	442396	471958
007803	037963	069469	107558	158224	201106	239295	289043	333218	366394	392927	442614	472362
008697	038036	072163	108422	159079	202341	241170	292413	333456	366927	393629	442864	472564
009270	039965	072586	108879	159477	202866	243806	293256	333991	367579	394896	444211	472634
009426	041119	074077	109445	159552	203985	244181	297624	338687	367704	396884	445076	473107
009449	041177	074510	110703	160592	204394	244478	298209	339045	368415	396989	445169	473133
009455	041960	074948	111331	160664	204487	244935	299025	339321	368475	397895	445521	474105
010890	041962	075103	113086	162052	205759	245645	300065	339400	368894	399468	445632	474428
011266	042350	075602	113871	163733	207287	245730	301103	340116	369075	401111	446443	476266
013182	042375	076365	113958	164564	209010	246494	304274	341306	369109	403215	446655	476664
013716	043731	076974	116036	165916	209398	247296	305958	342196	369373	409416	447198	476935
013880	044229	077555	118726	166366	210868	247602	308535	342278	369826	409605	447558	477166
014176	044243	079235	121194	167056	211511	248239	308956	342992	370732	410369	448890	477387
015837	044829	079606	123080	167282	211975	248400	309055	343047	371075	410574	449022	478081
015898	045949	081012	123655	168065	212005	251320	309652	344056	371961	411423	450224	478994
019605	046952	082173	124742	168950	214791	251940	311046	344475	372349	412119	451252	480534
020020	047390	082470	126578	170338	215292	253391	311270	345829	372791	413321	451976	482230
020259	049897	083123	127306	171633	218004	257422	311538	345937	373246	414161	452006	484936
021925	050071	085219	129822	172552	219077	258245	312843	347210	373752	414996	452092	486849
025519	050413	085874	130529	172947	219253	258904	313843	349106	373988	415622	452821	487466
025830	051112	085957	133295	173333	219502	259395	314476	349434	375073	422124	453389	491322
025922	052605	086353	138535	173725	220672	260050	314564	351019	375475	423146	456343	492086
026220	053589	087140	138787	174239	222150	260153	317102	351473	376982	424778	456391	492335
028135	054400	087505	138792	175092	222772	260565	319874	353494	377156	426443	457923	493884
028801	056723	088593	138803	175256	224178	260747	321529	353514	379447	426456	458344	494528
028859	058048	091101	143682	176042	224198	261460	322298	353764	382346	426568	459524	495273
028942	058090	092964	144235	178497	224951	263314	322404	355361	383656	427300	459985	495815
029242	061413	093130	144427	179664	225920	266260	322690	355558	386662	429454	461385	498137
029760	062363	093258	144611	180436	226066	270673	323895	355684	387233	429920	461413	498859
030365	062508	095186	145656	181875	226246	271661	324137	357721	387654	430871	461858	498951
030783	063809	095302	146025	184086	226712	273297	324355	358562	388116	434609	461911	
033077	063894	095829	146837	184311	226909	274111	324812	359729	388192	435834	462010	
033530	064604	096726	147390	186732	227770	276326	325191	359994	388700	435921	463733	
033692	065810	097816	148708	186763	228913	276594	325926	361022	389002	437134	464685	
033919	067083	099528	148988	189184	231884	278998	328559	361202	389007	439200	465081	
035602	067092	099734	149534	191692	234592	279021	328891	361450	389492	439654	467275	
034019	067133	100400	151350	192516	236415	285471	330363	362353	389593	441807	467989	

بہت بچت

جاری کردہ:- سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز - اسلام آباد

ORIENT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ مسیح موعود کی تقریب پر ربوہ میں جلسۂ عام (بقیہ صفحہ اول)

لوگ خدا تعالیٰ کی شناخت کریں اور گناہ آلود زندگی سے نجات پائیں۔ آپ نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی حالت کو آج سے چودہ سو سال قبل بیان کر دیا تھا۔ اور امت مسلمہ کو بشارت دی تھی کہ ایسے زمانہ میں جو ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا انہی میں سے ایک شخص مبعوث کیا جائے گا۔ جو اماماً مھدیاً ہوگا جو حکماً عدلاً ہوگا یعنی مسلمانوں میں جو باہمی اختلافات پیدا ہو جائیں گے ان کے بارہ میں اس کا فیصلہ آخری ہو۔

مکرم مولوی صاحب نے عقائد و اعمال کے لحاظ سے امت مسلمہ کے متعدد اختلافات کا ذکر کر کے اس زمانہ کے حکم و عدل کے فیصلوں کی نشان دہی کی اور متعدد حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقصد بعثت کو کما حقہٗ پورا فرمایا ہے اور احیاء دین کے سلسلہ میں جو آپ نے عظیم کام سرانجام دیا ہے اس کے اپنے اور بیگانے سب معترف ہیں۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دعویٰ مسیح موعود و مہدی معہود اور حکم اور نبی ہونے کا تھا۔ اور آپ کے یہ سارے دعوے اس ایک دعوے میں شامل ہیں کہ آپ مامور من اللہ ہیں۔ اگر یہ دعویٰ ثابت ہو جائے تو باقی سب دعاوی خود بخود ثابت ہو جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ آج سے قبل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ ان سب انبیاء کی صداقت کو پرکھنے کا جو معیار ہے وہی معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھنے کا ہے چنانچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دو دلائل پیش فرمائے ۱۔ دعوےٰ سے قبل پاک مطہر اور بے داغ زندگی ۲۔ اظہار علی الغیب۔ آپ نے فرمایا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کی صداقت کو ان دو معیاروں سے پرکھا گیا تھا یا پرکھا جا سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر حضرت مرزا صاحب ان دونوں معیاروں پر پورا اتریں تو وہ صادق و راستباز نہ ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کے لئے یہ دونوں معیار پیش کئے ہیں اور اپنے مخالفین کو چیلنج کیا ہے۔ آپ کے چیلنج کو آج تک کسی کا قبول نہ کرنا، آپ پر لاتعداد اخبار غیبیہ کا ظاہر ہونا اور آپ کی دعویٰ سے قبل کی مطہر و پاک زندگی کا اعتراف غیروں کا بھی کرنا آپ کی صداقت کے زبردست دلائل ہیں۔

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات پیش کیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بے نظیر اور بے مثال عشق تھا۔ آپ کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا سمندر موجزن تھا جس کے جوش اور تلاطم کے آگے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی تھی آپ کا عقیدہ تھا کہ جس طرح اللہ تعالےٰ اپنی صفات میں منفرد اور یگانہ ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی بنی نوع انسان میں یکتا اور منفرد تھے اس لئے اللہ تعالےٰ کی ذات کے بعد آپ کو سب سے زیادہ محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے تھی آپ اتباع و محبت رسولؐ میں فنا کی آخری حد تک پہنچے ہوئے کمال درجہ استغراق کے حامل تھے۔ تائید و توفیق الٰہی نے آپ کو کامل محبت و یگانگت کے مقام پر فائز کیا تھا آپ کی اس محبت کا خدا تعالےٰ نے بھی ھذا رجل یحب رسول اللہ کہہ کر تصدیق کی ہے۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زریں کارناموں پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام افواج اسلامی کے سپہ سالار اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل ہیں۔ جس طرح آپ کا نام خدا تعالےٰ کو مرغوب تھا اسی طرح آپ کے کام بھی اللہ تعالےٰ کو مرغوب ہیں۔ آپ کے کارنامے عالمگیر ہیں۔ دنیا کا ہر خطہ ان کی عظمت کا شاہد ہے اور پھر ان کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اس لئے اس مختصر سے وقت میں دو تین کارناموں کا ذکر کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی اجمالاً۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین کارناموں کا ذکر کیا یعنی ۱۔ زندہ خدا سے دنیا کو متعارف کرانا ۲۔ آپ کا جدید علم کلام ۳۔ آپ کی روحانی تاثیرات اور تعلیم کے نتیجہ میں ایک عظیم جماعت کا قیام جو دوسری جماعتوں میں ایک ممتاز اور اعلےٰ حیثیت کی حامل ہے۔ آپ نے ان تینوں کارناموں کو قدرے تفصیل سے بیان کیا۔ اور ہر پہلو کی تائید میں متعدد حوالے پیش فرمائے

آخر میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا ۲۳ مارچ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلبۂ اسلام کی عالمگیر تحریک کا آغاز فرمایا تھا۔ جس کا تذکرہ آج ہم کر رہے ہیں۔ میں اس سلسلہ میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مجھے اور آپ سب کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس تحریک میں کس حد تک حصہ لیا ہے۔ مولانا صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کر کے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی پیروی میں اپنے آپ کو مطہر و پاکیزہ اور تقویٰ کی زندگی گزارنے والے بنائیں اس قربانی کا نمونہ دکھائیں جو صحابہ کرامؓ نے دکھایا اور خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں وہ سب کچھ کریں جو ہمارے بس میں ہے تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن پورا ہو اور غلبۂ اسلام نزدیک سے نزدیک تر آجائے۔

جلسہ میں ہونے والی تقاریر کے دوران مقامی شعراء کرام میں سے مکرم مبارک احمد صاحب عابد ایم اے۔ مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم اے اور مکرم نسیم سیفی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور منظوم نذرانہ ہائے عقیدت پیش فرمائے۔

سوا گیارہ بجے اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تبصرہ: پاکستان کا روحانی پس منظر

۴۸ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مرتب کیا ہے اور نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ نے شائع کیا ہے۔ اس میں فاضل مؤلف نے بتایا ہے کہ قیام پاکستان میں ایک خاص الٰہی تصرف کارفرما نظر آتا ہے جس نے بے شمار ایسے روحانی اور مادی اسباب پیدا کر دیئے جو بالآخر قیام پاکستان پر منتج ہوئے۔ اس سلسلے میں مؤلف نے اسلام کی نصرت اور کامیابی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر درد دعاؤں اور حضور کے متعدد رؤیا و کشوف کا خاص طور پر ذکر کیا ہے جن کا قیام پاکستان سے خاص اور گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے اور جن سے قیام پاکستان کے روحانی پس منظر اور اس کے عوامل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

اس وقت ہمارا وطن عزیز جن نازک حالات میں سے گزر رہا ہے ان میں بالخصوص اس کتابچہ کا مطالعہ بہت ضروری اور مفید ہے احباب کو چاہیئے کہ ضرور اسے منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اعلان نکاح و درخواستِ دعا

عزیزم مکرم خان عادل احمد خان صاحب ابن مکرم جناب خان سعد اللہ خان صاحب آف خان آٹو سٹورز ملتان کا نکاح عزیزہ منیرہ شاہدہ بنت چوہدری منشی محمد صاحب آف ٹبہ سلطان پور ضلع ملتان کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری احمد حسن صاحب نے بتاریخ ۱۵ ۲/۲ بمقام ٹبہ سلطان پور پڑھا۔

عزیزہ منیرہ شاہدہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) کی نواسی اور مکرم جناب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی بھتیجی ہیں۔ عزیزم مکرم عادل احمد خان صاحب کے والد مکرم خان سعد اللہ خان صاحب اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد خاکسار کے ذریعہ ۱۹۶۱ء میں داخل سلسلہ ہوئے تھے اور الحمد للہ کہ اپنے اخلاص اور سلسلہ کے ساتھ وابستگی میں روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اس نئے خاندان کا سلسلہ کے ایک پرانے اور مخلص خاندان کے ساتھ یہ پہلا جسمانی پیوند ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث اور مثمر حسنہ ہو۔

(محمد شفیع اشرف ۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور)

قابل فروخت سکوٹر

ایک عدد لمبریٹا سکوٹر ۱۹۶۶ء ماڈل بالکل چالو حالت میں

قابل فروخت

ہے۔ خواہشمند حضرات شام کے وقت دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے رجوع فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴